تبرکات و نوادر

قسط ۱

مشاہیر علماء کے خطوط

مکاتیبِ طیّب

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند

بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مہتمم دارالعلوم حقانیہ

تاریخ ساز شخصیتوں کے نجی خطوط بھی تاریخ کا ایک حصہ ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات اور خصائل پر روشنی پڑتی ہے اور بسا اوقات ان میں علم و حکمت اور واقعات و تاریخ کا مواد بھی آجاتا ہے۔ برصغیر کے اعیان علم و فضل اور اکابر ملت کے ایسے خطوط کا ایک کافی ذخیرہ دارالعلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ معلوم نہیں آئندہ اسکی مستقل اشاعت کا موقعہ ملے یا نہ ملے اس لئے بعض اکابر ملت و قت کے چیدہ چیدہ خطوط ہم وقتاً فوقتاً الحق میں شائع کرتے رہتے ہیں۔ تاکہ یہ نوادر اور تبرکات دستبرد زمانہ سے محفوظ ہو جائیں۔ آج کی اشاعت سے ہم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کے نام عالم اسلام کے ممتاز اور اسلامی دنیا کی سب سے عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب قاسمی مدظلہ کے مکاتیب بالاقساط پیش کریں گے۔ مکتوب الیہ حضرت شیخ الحدیث کی طالب العلمی اور تدریس کا ایک کافی عرصہ دارالعلوم دیوبند میں گذرا ہے۔ اسلئے ان خطوط سے مکتوب الیہ کی سوانح پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ [illegible] نوٹ ایڈیٹر کے قلم سے ہیں۔

— ادارہ —

(۱) گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہ

بعد سلام مسنون آنکہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے [illegible] خدمت اور تعلیمی سلسلہ میں حسن کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اسکی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے ایسی ہی توقع رکھتے ہیں

ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے۔ چنانچہ جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیشِ نظر یکم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور یکم ہی سے جناب کی اصلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

نحمدہٗ ونصلی

(۲) مخدوم ومحترم زاد مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ بندہ آج صبح ۷ بجے الحمدللہ بھوپال پہنچ گیا۔ دیوبند میں شملہ سے واپس ہوکر قدرے تحریک نزلہ تھی، وہ کل بڑھ گئی، اور سفر کی ہوا نے اسے اور تیز کر دیا۔ ریل میں شب کو تمام رات بخار رہا صبح بخار ہی کی حالت میں بھوپال اترا۔ یہاں اسٹیشن پر سب حضرات موجود تھے۔ مولوی محمد یحییٰ سلمہٗ نے معالجہ شروع کیا ہے۔ آج مسہل دیا ہے۔ سر بہت بھاری ہے۔ اور بخار ہے۔ جمعہ کے دن یہاں کے حضرات نے پہلے ہی سے تقریر کی منادی کر رکھی ہے۔ دیکھئے جمعہ تک طبیعت صاف ہوتی ہے یا کیا صورت ہے۔ دعا فرمائیے طبیعت صاف ہونے ہی پر کسی سے ملنا جلنا کام کے سلسلے میں ہو سکتا ہے۔ آپ کا پارسل کردہ سفرنامہ تو آج تک یہاں موصول ہوا نہیں اگر پرسوں واقعی روانہ ہوا ہے۔ تو آج اسے حتمی طور پر یہاں آجانا چاہیئے تھا۔ حضرت مولانا[۲] مدظلہٗ کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ میری تکلیف کے سلسلہ میں گھر اطلاع نہ کی جائے۔ والسلام۔

---

[۱] مکتوب الیہ مدظلہٗ ۱۳۴۷ھ سے ۱۳۵۱ھ تک بغرض تحصیل وتکمیل علم دارالعلوم دیوبند میں مقیم رہے۔ مولانا عبدالسمیع مرحوم مولانا مبارک علی دیوبندیؒ نائب مہتمم کے خطوط مطبوعہ الحق ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ اساتذہ دیوبند کے اصرار اور تقاضوں پر شوال ۱۳۶۲ھ میں بغرض تدریس دارالعلوم دیوبند میں آپکی تقرری ہوئی اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دو ڈھائی ماہ کا عرصہ بھی آپ کی تدریس پر نہیں گزرا تھا کہ شہرت اور مقبولیت کے پیشِ نظر یکم محرم ۱۳۶۳ھ سے آپ کو مستقل کیا گیا۔ تنخواہ سے اس دور تک دارالعلوم کے اساتذہ کے زہد وقناعت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ کی تدریس کے تمام زمانہ میں صاحب مکتوبات حضرت قاری محمد طیب صاحب مہتمم رہے ان کے خطوط سے آپ کے حسن کارکردگی حسن اعتماد اور ربط وتعلق پہ بخوبی روشنی پڑے گی۔

[۲] حضرت شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ ــــ اس خط کی تاریخ نہیں پڑھی جا سکی۔

(۳) محترم ومعظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب، زید مجدکم السامی

السلام علیکم۔ گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمدللہ آپ کے بے ریا خلوص، جذبۂ خدمت اور سمع و طاعت کا اعتراف میرے صحیفۂ قلب پر ثبت ہے۔ آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔

مجلسِ انتظامیہ نے آپ کی استقلال کی پر زور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہو گی ــــ بحمداللہ خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعائے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے۔ عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد[1] صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستدعا دعا عرض فرما دیجئے۔

$\frac{۹}{۶۲}$ ۱۷ھ

---

(۴) برادرم محترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ گرامی نامہ مورخہ $\frac{۱۰}{۶۲}$ ۶ھ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۷،۱۶ سے اسباق شروع ہو جانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پرسوں گیارہ شوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز۔ حضرت نائب[2] صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔

$\frac{۱۰}{۶۲}$ ۹ھ

---

(۵) حضرت المحترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمدللہ مع الخیر رہ کر مستدعی خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں عجلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمالیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ

---

۱ حضرت قبلہ الحاج محمد معروف گل صاحب مرحوم راقم الحروف کے جد بزرگوار

۲ مولانا مبارک علیؒ نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۰ھ ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

ہو جائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرماکر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام۔ ۱۰ ۳/۶۲ھ

---

(۶) حضرت المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں جس میں تشریف آوری کے لئے استعجال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ عجلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ مجمل صرف طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمالیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمالیں۔

حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ اور مزاج پرسی فرما دیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ ۱۶ ۳/۶۲ھ

---

(۷) محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم۔ گرامی نامہ موصول ہوا۔ حسب قواعد رخصت[۱] مطلوبہ منظور ہے۔ امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام ۱۰ ۱/۶۵ھ

---

(۸) محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ بحمد اللہ یہ احقر مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ[۲] کے اور مولانا عبدالحق صاحب[۳] نافع اور مولانا محمد شریف[۴] کے نہ پہنچنے سے سخت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے۔ کہ آپ اور دو حضرات دو باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمالیں۔ اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے۔ جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔

---

[۱] تعطیل رمضان پر گھر سے مزید رخصت طلب کرنے کے سلسلہ میں۔ "س"

[۲] [۳] [۴] (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

لیکن اس میں آپ کا آنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ آپ کو دہلی پہنچا دے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گذر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور تک باثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی گو کسی حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہر حال آمد و رفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کر دیگا امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمالیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمالیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اسکی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمالیں گے۔ اور حق تعالیٰ کے فضل و کرم سے یقین

۱۔ ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلات رمضان (۱۳۶۶ھ) میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکا یک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کا پر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیت ایزدی کو اسی سرچشمۂ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرانا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب وسائل پردۂ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہو گیا۔

۲۔ علامہ مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل جو گھر پر مقیم ہیں۔

۳۔ حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ (مرتب)

ہے۔ کہ وہ بخیریت آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ دار العلوم میں بحمد اللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ والسلام ۳۰ ۱۰/۴۶ ھ

دونوں حضرات کے پتے

۱۔ مولانا عبد الحق نافع۔ مقام زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ۔ صوبہ سرحد

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام پرد، پٹن کٹیر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ کشمیر

---

(۹) حضرت المحترم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ آپکی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دار العلوم میں بحمد اللہ تو اس پورے[۱] دور اطمینانی میں امن واطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمد للہ کلی امن وسکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبیر سے کام لیا اور یکدم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن واطمینان ہے۔ جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دور بے امنی میں البتہ جو جانیں آبروئیں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھڑ گیا۔ دہلی گیارویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثار تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دار العلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی — بحمد اللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دار العلوم کے اجزاء واعضاء نے قیام امن کے لئے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کئے۔ والحمد للہ۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن وسکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے۔ آمین۔ آپ حضرات بہر حال قیام امن کے

---

[۱] تقسیم پاک وہند کا پُر آشوب زمانہ۔ "س"

بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں۔ کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرما دیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سعی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور اس واتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب تک کی پیدا کردہ منافرت[1] نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ سیدین[2] مرحومین کا حادثہ حقیقتہً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ دعا میں یاد فرمایا جاوے۔ والسلام۔ ۲۳/۱/۶۷ھ

---

(۱۱) حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا یاد آوری کا ممنون ہوں۔ آپ حضرات کی جدائی شاق ہے۔ مگر مجبوری کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کمی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سال آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہوگی۔ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ کل سالم[3] سلمہ کا نکاح ہے بعد جمعہ۔ دعا خیر و برکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام مسنون۔ طلبہ[4] کی جمعیت کیطرف رسالہ دار العلوم[5] کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرما دیجیے اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرماوے۔ ۱۳/۵/۶۷ھ

---

[1] اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی ہیں۔

[2] دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پرآشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جامِ شہادت نوش کیا۔ ایک کا نام سید محتشم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

[3] حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادہ مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دار العلوم دیوبند

[4] دار العلوم حقانیہ کی جمعیۃ الطلبہ مراد ہے۔

[5] دار العلوم دیوبند کا علمی و دینی ترجمان ماہنامہ دار العلوم۔

(۱۲) حضرت مولانا المحترم دام مجدکم

سلام مسنون! کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عدیم الفرصت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آگئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ[1] قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی۔ دل وجان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنایت فرما دے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرور ہوں۔ حسب المطلب فارم جدید و قدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے دستور جدید ابھی تک طبع نہیں ہوا۔ طباعت کے بعد ارسال خدمت ہوگا۔ دارالعلوم میں الحمدللہ خیر و عافیت ہے۔ جناب نائب مہتمم صاحب، اہل دفتر اور تمام پرسان حال حضرات سلام فرماتے ہیں۔ اپنی خیریت اور حالات سے گاہ بگاہ اطلاع فرماتے رہیں۔ والسلام۔ ۲۷-۱۱-۶۸ھ

---

(۱۳) محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ گرامی نامہ نے مجھے ممنون فرمایا۔ آپ کی یادآوری اور محبت و خلوص سے بے حد خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ حضرات کے اس تعلق و محبت کو قائم رکھے۔ اور آپ کا یہ محبوب ادارہ ہمیشہ آپ کی خدمات انجام دیتا رہے۔ یہاں بحمداللہ خیر و عافیت ہے۔ اور حالات رو بہ اعتدال ہیں۔ دارالعلوم میں سب اساتذہ و طلبہ عافیت سے ہیں۔ جملہ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ والسلام۔ ۱۳-۱-۶۹ھ

---

(۱۴) حضرت المحترم زید فضلکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ احقر بحمداللہ مع الخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع متعلقین بعافیت ہوگا۔ عرصہ سے ارادہ کر رہا تھا۔ کہ مافی الضمیر لکھوں۔ مگر سہو و نسیاں کا اللہ بھلا کرے اس محنت سے سبکدوشی رہی۔ آج ایک محرک پیدا ہو گیا۔ اس لئے عرض کرنے کی نوبت آگئی۔ مجھے ایک پچھنہ یا لمبے کوٹ کی ضرورت ہے جو عموماً اونی پٹو کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اون پہ آستین اور

---

[1] دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک [2] مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادر علمی دیوبند ہی کی نہج پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذات طلب کئے جاتے تھے۔ (مرتب)

پشت اور سامنے ساز بھی سلا ہوا ہوتا ہے۔ میرے پاس چترال کے پٹو کا ایک چوغہ ہے ابھی مگر وہ پندرہ سال کے استعمال سے اب ناقابلِ انتفاع ہوگیا ہے۔ نئے کی ضرورت ہے کہ یہ چوغے عموماً شتری رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے حسب ذیل امور کی رعایت فرما کر ایک چوغہ خرید لیا جائے۔ چوغہ کا رنگ وہی شتری ہو یا بادامی رنگ کا مائل بسفیدی یا سرمئی رنگ جو مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اور پر جس ساز یعنی حاشیہ پر بیل داغ اور دامنوں کے کونوں پر جو (......؟) سلے ہوتے ہوتے ہیں۔ چوغہ کے رنگ سے الگ اور ممتاز ہوں۔ یعنی کپڑے اور ساز کا رنگ۔ ایک نہ ہو۔ ورنہ وہ ساز نمایاں نہیں رہتا۔

چوغہ کا انداز شیروانی کا سا ہو۔ مگر گھیر یعنی دامنوں کی چوڑائی کافی ہو۔ گھیر اچھا ہو۔ اس میں چار جیبیں ہوں دو نیچے مگر وہ سامنے نہ ہوں۔ بلکہ ان کا دہانہ پہلو میں ہو۔ اور دو سینہ پر جس میں گھڑی وغیرہ رکھی جا سکے میرا بدن آپ کے بدن ہی کی پیمائش کا ہے۔ لہٰذا آپ پہن کر اپنے بدن سے اسے مطابق فرمالیں۔ اکثر بنے بنائے بھی مل جاتے ہیں۔ یا بنوا لیا جائے۔ اس کی جو قیمت ہو۔ بندہ کو لکھ دیا جائے وہ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ چوغہ کے بھیجنے کی صورت یہ ہے کہ جناب یہ چوغہ حسب ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ وہاں سے میرے پاس پہنچ جائے گا۔ بشرطیکہ مارچ کے مہینے کے اندر اندر لائل پور پہنچ جائے۔ حضرت مولانا محمد صاحب لائلپور محلہ سنت پورہ مدرسہ تعلیم الاسلام۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ جب سے یہ چترالی چوغہ پھٹا، روئی کا چوغہ نہیں پہنا جاتا۔ اس لئے تکلیف دی گئی۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ سب حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام امید ہے کہ جواب سے سرفراز فرمایا جائے گا۔

۹ ۳/۷۲

---

(۱۴) حضرت الکرم المحترم زید فضلکم۔ سلام مسنون نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ بحمد اللہ مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ آج بذریعہ بھائی محمد اختر صاحب لاہور سے چوغہ پہنچا۔ تبرک بھی ہے، تزئین بھی ہے، تجمل بھی ہے اور تذکر بھی ہے۔ انتہائی خوشی و مسرت ہوئی جناب کا اتنی توجہ فرمانا اور زحمت فرمانا باعث مسرت و ابتہاج ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب میں بلندی اور ترقی عطا فرمائے۔ بدن پر بھی مطابق آیا۔ ہر طرح سے اعلیٰ و بہتر ہے۔ اب بے تکلف عرض ہے کہ اس کی قیمت بھی تحریر فرمادی جائے۔ یہاں بحمد اللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ نائب صاحب سلام فرماتے ہیں۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ پرسان حال حضرات کی خدمت میں سلام فرمادیں۔ آپ حضرات کی جدائی واقعہ یہ ہے، شاق ہے، مگر مرضی خداوندی مدرسہ میں خیریت ہے۔ مدرسہ حقانیہ کے حضرات کو سلام مسنون اور التماس دعا۔ والسلام

۱۲ ۳/۷۲ھ

(باقی آئندہ)